تو پاک باش برادر مدار از کس باک

رجسٹرڈ نمبر ایل

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

اخبار

الحکم

نمبر ۱۵ | قادیان دار الامن والامان مورخہ ۲۶ اپریل ۱۸۹۹ء | جلد ۳

ایڈیٹوریل جملے

دین کا خلاصہ کیا ہے

تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ! پس اگر اللہ تعالی کی سچی فرمانبرداری اور حقیقی اطاعت کی آرزو ہے تو اسکو شفقت علی خلق اللہ سے شروع کرو اسکا معراج اور کمال عظمت الٰہی ہے اس وقت کے مروجہ مذاہب مین ان امور کاملہ کا پتہ چلانا مشکل ہے آریہ جو خدا کو خالق اور نجات دہندہ نہین مانتا بلکہ مالک رازق عالم کل کچھ بھی نہین مانتا کیونکہ خدا تعالی کے خالق نہ ماننے کا یہ لازمی نتیجہ ہے پھر وہ **عظمت الٰہی** کے اصول کا قائل اگر اپنے تئین بتلاتا ہے تو یہ ریاکاری ہے۔

اور جب کہ وہ خوشی و رنج افلاس و تمول کو تناسخ کے نتائج قرار دیتا ہے کیا پھر وہ شفقت علی خلق اللہ کا مبارک اور پاک اصول مان سکتا ہے؟؟؟ ہرگز نہین بلکہ اگر عملی طور پر اسپر عمل کرنا چاہے اور قابل رحم لوگون کو کچھ دے تو وہ خدا تعالی کے آئین مین فتنہ انداز ہے کیونکہ خدا نے تو اسکو اس کے اعمال بد کی وجہ سے مفلس کیا ہے اور یہ خیرات دیکر اسے اس سزا سے بچانا چاہتا ہے۔

کفارہ کا حیا سوز مسئلہ مان کر ایک کرسچن کیونکر ان دو نو گولڈن رولز کی پابندی کر سکتا ہے۔

جب ایک کھاتا پیتا محتاج انسان خدا ہو سکتا ہے تو عظمت الٰہی کہاں ہے؟ ایک بے گناہ جب گنہگارون کے بدلے مر سکتا ہے تو نیک اعمال اور اخلاق فاضلہ کے حصول کی ضرورت ہی کیا ہے؟

پھر یہ **اسلام کا فخر** ہے کہ شروع سے لیکر آخر تک اس ستھرے اصول کی تعلیم دیکر عملدرآمد کے طریق بتلائے سنو کیا مختصر الفاظ ہین

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

لا جبر ولا قدر

اکثر لوگ کہا کرتے ہین کہ مسلمان لوگ تقدیر الٰہی کے بھی قائل ہین اور اباحت کے بھی مقر ہین کہ برے اعمال کی سزا ملے گی جب آدمی مجبور ہوا تو سزا کے کیا معنی یہ تو ایک قسم کا ظلم ہے؟؟؟ عزیز و اسلام کا یہ منشا ہی نہین اسلام نہ آدمی کو مجبور قرار دیتا ہے نہ اس قسم کا قدریہ بناتا ہے جو ناوان سمجھتے ہین۔ حقیقت یہ ہے کہ فطرت انسانی پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ بعض قوتین انسان کی اپنے حیطۂ اقتدار مین ہین جیسے ہاتھ سے کام لینا۔ یا زبان سے بولنا وغیرہ اور بعض قوی ایسے ہین کہ ان پر اسکا کچھ قبض و دخل نہین جیسے زبان مین ذائقہ کی قوت جوارح الی کا نمو وغیرہ۔ پس جو قوی اس کے قبضۂ اختیار اور اقتدار سے باہر ہین ان پر شریعت اسلام کا فتوی ہی نہین ہان جو اس کے تابع ارادہ ہین ان پر شریعت کا فتوی ہے اب بتلاؤ کہ اسلام کا کیا پاک اصول ہے کیا اسپر کوئی اعتراض کر سکتا ہے؟ اور جو یہ کہا جاتا ہے وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی نادان اتنا نہین سوچتے کہ اسلام کے ہدایت نامہ مین جسے **القرآن** کہتے ہین ایسے الفاظ کا استعمال ہی نہین کیا۔ علاوہ ازین انسان دکھ اٹھاتا ہے اپنی کرتوتون کی وجہ سے دیکھو **ملت اسلام** کا باپ

ابراھیم حنیف علیہ الصلوۃ والسلام کیا کہتا ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ یعنی جب مین بیمار ہوتا ہون وہ مجھے شفا دیتا ہے۔

ہان جو حدیث شریف مین بالقدر خیرہ و شرہ وغیرہ الفاظ آئے ہین وہ بالکل سچے ہین علوم حقہ کے نتائج تامہ کا واقف اور ماہر کامل تو وہی ذات پاک ہے جو اللہ کہلاتا ہے کیڑی اور سانپ کا کاٹنے کے نتائج کا مقابلہ کرو

استغفار قرب الٰہی کا باعث ہے

ہم نے امام الزمان سلمہ الرحمٰن کو ۲۴ اپریل ۱۸۹۹ء کی صبحکو فرماتے ہوئے بغور سنا کہ کہہ رہے تھے استغفار قرب الٰہی کا باعث ہے اس کے معنی ہیں ڈھانکنے کی درخواست کرنا جبکہ وہ ڈھانپنے والے کے قرب ہی میں ہوگا تو ڈھانپا جائے گا "۔ پس کون ہے جو قرب الٰہی نہیں چاہتا؟ یقیناً ہر شخص کو اس کی از حد ضرورت ہے۔ پھر ایسے مجرب نسخہ کے ہوتے اس کیطرف بہت توجہ کرلو کہ اندورنہ کی بیماریاں صاف ہوجاویں۔ اور قرب الٰہی کے ساماں میسر ہوں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

معراج چاہتے ہو تو فدیہ دو

یہ ایک عام قانون پاتے ہیں کہ ہر ایک فعل دوسرے کے لئے گویا تبادلہ یا فدیہ کا قائمقام ہوتا ہے۔ اور تبادلہ کا عام رواج ایسا ہے کہ کسی دلیل اور ثبوت کا محتاج نہیں۔ پھر قربانی پر کیا اعتراض ہا روحانی معراج چاہتے ہو تو اندرونی کمزوریوں کو ذبح کرڈالو ریا۔ بغض۔ حسد۔ غیبت چھوڑدو۔ اخلاص محبت۔ اور پردہ پوشی کی عادت خود پیدا ہوجائیگی بدترین خصلتوں کو قربان کرو۔ اخلاق فاضلہ کی ہستی اسی میں ہے۔ کمالات حاصل کرنا چاہتے ہو تو ذلیل بنانے والی باتوں کو ترک کردو۔

عشاء کے بعد زیادہ باتیں نہ کرو۔

ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور قول سے ثابت ہوتا ہے کہ عشاء کے بعد زیادہ باتیں نہ کیا کرو۔ ہمارے خیال میں دینی تذکرے اور مشغلے تو اچھے ہیں لیکن منصوبہ بازیاں۔ دنیوی جھگڑے اور ادھر ادھر کی ہفوات اور گپیں انسان پر برا اثر ڈالتی ہیں کہا جاتا ہے کہ اہل عرب ایام جاہلیت میں منصوبہ بازیاں رات ہی کو کیا کرتے تھے اور اسی لئے بیتوں کے معنے برے مشورہ کے آتے ہیں۔ مشورہ تو برا نہیں بلکہ ایک مستحسن چیز ہے لیکن کسی کی برائی اور بدگوئی کی تجویزیں یا روایتیں فضول قصے اور جھگڑے مومنوں کا کام نہیں ہوتا۔ رات کو زیادہ باتوں سے کیوں روکا؟ اس لئے کہ عموماً عذاب اور خداتعالیٰ کا قہر رات ہی کو آتا ہے۔ جب دنیا پر تاریکی چھا جاوے تو ایک صورت سے وہ خود غضب الٰہی ہوتا ہے اگرچہ خدا کے ہر فعل میں رحم ہوتا ہے اس لئے وہ وقت توبہ و استغفار اور خشیت الٰہی کا ہونا چاہیئے نہ بری تجویزوں اور گندے منصوبوں کا + اللہ تعالیٰ یہاں تک ہمکو اور ہمارے پڑھنے والوں کو توفیق دے کہ ہم دنیوی مشاغل اور امور دن ہی کو کریں اور رات کو برے مشورے تو کجا دنیوی امور کیطرف توجہ بھی نہ کریں۔

اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ

حضرت مولنا مولوی نورالدین صاحب سے ایک دوست نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرماویں آپ نے فرمایا بلکہ لکھدیا۔

جب کہ تقوی اللہ ہی ایسی چیز ہے جس سے علوم الٰہی حاصل ہوتے ہیں مولا فرماتا ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ

تقوے کے باعث ہر تنگی سے مخرج ملتا ہے اور تقوی رزق کا ذریعہ ہے

(۲) مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا۔

(۳) یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

تقوی ہی سے دشمن ہلاک ہوتے ہیں حضرت رب العلمین کا ارشاد ہے (۴) اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا۔

تقوی اللہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت ہاں خاص معیت حاصل ہوتی ہے (۵) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ہُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

تقوی سے انسان مولیٰ کا محبوب بنتا ہے قرآن مجید میں ہے فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝

تقوی کے باعث متقی کے واسطے اللہ ہی مکتفی ہو جاتا ہے (۶) وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ

پھر متقی بنو۔

اور تقوی نام ہے اعتقادات صحیحہ اقوال صادقہ اعمال صالحہ علوم حقہ اخلاق فاضلہ ہمت بلند شجاعت استقلال عفت حلم قناعت صبر حسن ظن باللہ تواضع صادقوں کے ساتھ ہونے کا

فَاُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ۔

برادری کے حقوق

مصری اخبار (المنار) نے حقوق برادری کے عنوان سے لکھا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے برتن ہیں وہ برتن کیا ہیں لوگوں کے دل ہیں۔ ان برتنوں میں سب سے پسندیدہ برتن خدا کے نزدیک وہ ہے جو سب سے مصفا اور دلدار اور نرم ہے۔ مصفا یعنی پاک [illegible] مطلب ہے کہ دل پاک از گناہ ہو اور دلدار سے مراد یہ ہے کہ اسکو دین میں صلابت حاصل ہو اور نرم سے یہ مراد کہ بھائی مسلمانوں پر شفیق اور اُن کا ہمدرد ہو بہرحال ہر شخصکو ضرور ہے کہ اپنی حاجت اور اپنے بھائی کی حاجت میں کوئی فرق نہ کرے جیسے وہ اپنے ذاتی کاموں اور مشغلوں سے کبھی غفلت نہیں کرسکتا اسی طرح اپنے بھائی کے کاموں اور حاجتوں سے غفلت نہ کرکے ہمیشہ اس کی تلاش میں رہے خداتعالیٰ مومنوں کو رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ فرماتا ہے۔ یعنی آپس میں ہمدردی کرنے والے۔

اقتصاد

اُسی اخبار میں اقتصاد کے عنوان سے لکھا ہے کہ اسلامی فضائل اور دینی بزرگیوں سے میانہ روی ایک بھاری فضیلت اور کارآمد بزرگی تھی جسکو اہل اسلام نے یک قلم چھوڑ دیا ہے اہل یورپ میں کہ آجکل میانہ روی کو عمل میں لاتے ہیں اور اسکی طرف توجہ کامل رکھتے ہیں انہوں نے خاصکر اسباب میں کتابیں تصنیف کی ہیں اور مدارس میں اُن کی تعلیم جاری کردی ہے کیونکہ تمدن کا دار و مدار اسی پر ہے مگر ہم اپنی بیان کے اسیروں کو یا تو سفینہ مبذر یعنی بیوقوفی کے ساتھ

بے محل روپیہ ضائع کرنے والے دیکھتے ہیں یا شیخ مفتر یعنی بخیلی سے محل پر بھی روپیہ کام میں نہ لانے والے ہمارا اپنا تو یہ اعتقاد ہے کہ بے محل روپیہ ضائع کرنا ہماری قوم کا عام شعار ہوگیا ہے نہ امیر اس سے بچا ہے نہ فقیر ہم لوگ دینی تعلیمات کو چھوڑ کر ایسے امور میں محض خطابیات یعنی قوم کی من گھڑت پر عمل کرتے ہیں مثلاً اس کلیہ پر کہ انفق مافی الجیب یاتیک ما فی الغیب یعنی جو کچھ جیب میں ہے اسکو خرچ کردے غیب سے تجھکو ملجاوے گا جو لوگ احکام دینی کے پابند نہیں ہیں ان کے خیال صحیح نہیں ہوتے انکا قول و فعل سب مجنونانہ ہے قابل سند نہیں بےمحل روپیہ ضائع کرنا اور موقع پر خرچ نہ کرنا دونو میانہ روی سے دور ہے سیدی احمد فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے طریقہ کی بنا تین چیزوں پر ہے لاتسئل ولا ترد ولا توخر یعنی لوگون سے نہیں مانگتا بے مانگے ملگیا تو اسے رد بھی نہیں کرتا اور بیموقع روپیہ کو روکتا بھی نہیں۔

خطبہ

(موعظت)

جو مولٰنا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے ۲۱ اپریل ۱۸۹۹ء کو پڑھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْاَمِيْنِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا- جب ابراہیم کا اس کے رب نے

کچھ باتون مین امتحان لیا ان باتون کو ابراہیم نے پورا کیا یعنی ابراہیم اس امتحان مین پورا نکلا تو خدا تعالی نے فرمایا کہ مین تجھے ابد الآباد کے لئے کل دنیا کا **نمونہ** بناؤن گا۔ ابراہیم نے کہا کہ کیا میری اولاد مین سے بھی ایسے ہونگے خدا نے فرمایا ہان مگر ظالمون سے میرا اقرار نہین

اس آیت پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالی نے قیامت تک مامورون کے لئے **ابراہیم علیہ السلام** کو ایک نمونہ بنایا ہے اور ابراہیم علیہ السلام کی چال ایک ماموریت کے دعوی کی صداقت اور پرکھ کے لئے ایک محک اور معیار ہوگی۔

ہر دعوی کرنے والے کے لئے دیکھا جاویگا کہ وہ ابراہیم کے نقش قدم پر کہانتک چلا ہے اسکو صاف لفظون مین یون کہو کہ **امام** اور **مامور** وہی ہوگا جو ابراہیم کی چال چلیگا۔

یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیے کہ خدا تعالی کیطرف سے جو راستباز اصلاح خلق کے لئے مامور ہو کر آتا ہے اسکو کچھ قربانیان کرنی پڑتی ہین جیسا ابراہیم علیہ السلام کو کرنی پڑین۔ ابراہیم علیہ السلام کی قربانیان اپنے اندر ایک کمال رکھتی ہین اور کتاب اللہ مین ان قربانیون کی حد ہے۔

ابراہیم کو کئی قسم کی قربانیان کرنی پڑی تھین اور وہ قربانیان چار مختلف قسمون مین ہو سکتی ہین اولاً سب سے بڑی اور زبردست قربانی یہ ہے کہ ایک شخص اپنی قوم۔ اپنے رشتہ دارون اور عزیزون سے باواز بلند یہ کہے

اِنِّىْ بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مین تم سے اور تمہاری معبودون سے بیزار ہون اور تم سے بے تعلق ہون۔ انسانی فطرت پر غور کرنے کے بعد یہ ماننا پڑتا ہے کہ فوق العادۃ قوت کے ساتھ یہ روحانی اور پر ہیبت الفاظ اللہ تعالی کی پوری محبت کے بدون ایک انسان کے منہ سے نہین نکل سکتے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کسقدر ہمت قلب اور سکینت اور فضیلت حضرت ابراہیم کو حاصل تھی جو پکار کر کہتے ہین مین تم سے بیزار ہون۔ یہ بات بھی خوب طور پر ذہن نشین رہنی چاہیے کہ قرآن کریم کہانیون کا مجموعہ یا داستانون کی کتاب نہین خدا تعالی اپنی پاک اور عزیز کتاب مین بڑی عظیم الشان بات کے سوا ذکر نہین فرماتا جس کے حالات کو یہ کتاب مجید بیان کرتی ہے اس سے اعلی مقصود نہین ہوتی ابراہیم نے کہا کہ مین تمہارے معبودون سے بیزار ہون ہان اگر خدا پر ایمان لاؤ تو پھر تمسے صلح ہے اپنے چچا اور قوم کو کس جرات اور دلیری سے کہتے ہین کہ مین تجھکو اور تیری قوم کو ہلاکت مین دیکھتا ہون۔ اب سوچو اور دیکھو کہ کیا یہ عظیم الشان قربانی ہین کہ خود خدا تعالی کے لئے قوم اور عزیزون سے قطع تعلق کیا جاتا ہے اور ان تمام مفاد اور منافع کو پاؤن مین کچل دیا جاتا ہے جو اس صورت مین کہ ان سے موافقت رہتی پہنچ سکتے تھے۔

دوسری قربانی۔ ایک عظیم الشان طاقت کا مقابلہ ہے۔ کوئی معمولی مقابلہ نہین۔ اپنے زمانہ کے جبار اور منکر سرکش سے مقابلہ ٹھانتے۔ ہر ایک کی طاقت اور حوصلہ نہین ہے کہ اس قسم کے مقابلہ کیلئے طیار ہو قرآن کریم ہی نے ہمین موسی علیہ السلام کا نمونہ دکھایا۔ جب فرعون کیطرف جانے کا حکم ملا۔ تو بول اٹھے رَبِّ اِنِّىْۤ اَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ بیشک حد بشریت یہین تک تھی۔ اور ان کا تقاضا تھا کہ موسی کے منہ سے یہ الفاظ نکلین۔ لیکن جواب ملتا ہے قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ۔ انا معکم کی آواز نے تمام خوف دور کر دئے اور پھر وہی انی اخاف کہنے والا موسی کس جرات اور دلیری سے فرعون کے پاس جا کر تبلیغ کرتا ہے کیونکہ تمام نقل و حرکت تمام گفتگو و مباحثہ مین اللہ تعالی کی معیت تھی + اب یہ نہین کہ یہ اندر ہی کی ایک آواز تھی جو پھوٹ کر دلیر بنی جیسا کہ آجکل کے ناحق کے جھوٹے ریفارمر کہتے ہین کہ وحی اور الہام دل ہی سے پھوٹتا ہے اور دل پر پہنچ کر ہے کوئی خارجی شے اور آواز نہین۔ نہین نہین یقیناً یہ اس مقتدر وجود کی پیٹھ ٹھوکنے والی آواز تھی جو ایک ہی ایسے اوقات مین قوت بخشتا ہے اور پھیر

امام ہی کا منتظر رہیں گے ہیں - اندرونی آواز یا بیدیہ کچھ نہیں کر سکتا اس قسم کی جرأت اور دلیری کہاں سے آئی تھی ان احادیث کے ذریعہ وہ جذبہ اور جوش کہاں تھا - یہ خارجی اور بیرونی آواز تھی بلکہ ہاں یہ کہ خدا کی وحی تھی جس نے موسیٰ کے بال بال کو شیر کر دیا اور تمام حزن و خوف کو بھسم کر دیا - آخر اس آواز کے ساتھ ہی نئی قوت اور نئی شوکت پیدا کر دی آخر وہ ضعیف اسرائیلی شاہ مصر سے مقابلہ کرتا اور کامیاب ہو جاتا ہے غرض ابراہیم کو ایک جبار عنید سے مقابلہ پیش آتا ہے اور یہ خدا کا ضعیف اور برگزیدہ بندہ دہکتی ہوئی آگ کے شعلوں میں یا یہ کہ ایک خوفناک جنگ میں ڈالدیا جاتا کر اب ایکطرف جان کی لذت اور حلاوت کا خیال کرو - اور دوسری طرف الٰہی محبت اور خدا میں لذت پر غور کرو - میں کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کی تمام بدکاریوں اور گندی معصیتوں کی جان یہی جان کی حلاوت اور زندگی کی لذت ہے - یہ بندۂ خدا بھی وہی زندگی رکھتا ہے مگر اس دہشتناک آگ میں پڑتے وقت وہ اس فانی زندگی کی ذرا بھی پروا نہیں کرتا اور نہایت خوشی سے اُسمیں کود پڑتا ہے مگر خدا تعالیٰ اُسے اس مقابلہ میں کب ہلاک ہونے دیتا ہے آگ حکم دیتا ہے۔

یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ

یہ بھی ایک عظیم الشان قربانی تھی۔

(تیسری قربانی) اپنے باپ کے بھائی کو دعوت کرنا اور (چوتھی قربانی) جیسا آج صبح بیان ہوا ہے بڑھاپے کی عمر میں ہزاروں تمناؤں کے بعد لیا ہوا فرزند ہونہار اور جوان فرزند قربان کرنیکو طیار ہو جاتا ہے اور پھر محض رویا کی بنا پر جسکی تاویل ہو سکتی ہے مگر پھر اللہ تعالیٰ کے اشارات تک کی لفظی تعمیل کرنے کا ایک شیفتہ ہے کہ اشارات کی تعمیل کرنی چاہتا ہے - انسان مسائل دین میں اپنی اغراض کے موافق رخنئیں نکال لیتا ہے فقہ کی کتابوں کو دیکھو تو پتہ لگتا ہے لیکن یہ خدا کا راستباز امام ایک رویا کی بنا پر جس سے اک جزئی نکل سکتی ہے اور جزئی جزئی نکل سکتی ہے اُسے چھوڑ دیتا ہے

اور بیٹے کو ذبح کرنے بیٹھ جاتا ہے اور پورا نکلتا ہے - یہ وہ چار قربانیاں تھیں جو ابراہیم نے دیں اور پورے نمبر پائے - پھر انعام الٰہی بھی دیکھو کہ انکو ایسے ماموروں کا ایک نمونہ بنایا اور ملت اسلام کا باپ بنایا - دنیا کی گورنمنٹیں انعام دیتی وہیں تھک جاتی ہیں - مگر خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ ایسی نہیں ہے - ابتدا میں ایم اے اور بی اے کے لئے گارنٹی تھی کہ ملازمت ملے مگر اب تعلیم یافتگان کی کثرت نے گورنمنٹ کو بھی تھکا دیا - اور اب کسی ایم اے یا بی اے کے لئے گارنٹی نہیں رہی - مگر خدا تعالیٰ کی گارنٹی یقینی اور اُسکا وعدہ حتمی ہے - جو شخص یہ چاروں قربانیاں دے وہ ابراہیم کے قدم پر امام ہے - اسی قسم کی قربانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دینی پڑی تھیں۔

۱۳ میں نے خوب سوچا اور عرصہ دراز کے تجربہ کے بعد میں یہ کہنے پر آمادہ ہوا ہوں **ہمارا امام ہمام علیہ السلام** جو صدق اور راستی کی مستحکم چٹان پر آکر کھڑا ہوا ہے اور جسے خدا تعالیٰ سے امام وقت ہونیکا خلعہ لیا ہے اُسکو بھی یہی قربانیاں کرنی پڑی ہیں برادری کی محبتیں رشتہ داری اور عزیزوں کے تعلقات کو محض اس ایک بنا پر کہ خدا اور اس کے برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے انکو غرض اور واسطہ نہیں ہے قطع تعلق کر لیا - ایک دنیادار اور حریص انسان اولاد کیلئے بلکہ اولاد اسپر جوان ہو کر پسر روزگار اولاد کی کسقدر خواہش اور آرزو رکھتا ہے اور اُسکی محبت میں از خود رفتہ ہو جاتا ہے جیسے ایک اسی برس کا انسان چلاتا ہوا دیکھا ہے چار ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی تھی مگر یہ خواہش اور آرزو اُسکو کھا رہی تھی کہ اولاد ہو مگر اس امام نے دیکھو کسطرح فرزندوں کی قربانی کر کے دکھلا دی سلام - کلام قطعاً چھوڑ دیا اور پوری علحدگی اختیار کر لی کیوں؟ صرف اس لیئے کہ اگر تم خدا سے صلح نہیں رکھ سکتے میں تمکو چھوڑتا ہوں انھوں نے صلح کے پیغام دئے تو کیا جواب دیا یہی کہ خدا سے صلح کر لو - ہم سے خود ہی صلح ہو جائیگی قوم کو اس کی غلطیوں پر متنبہ کیا اور بتلایا کہ قوم میں تجھے کھلی گمراہی میں پاتا ہوں قوم! کوتاہ اندیش - ناخدا شناس قوم نے بالمقابل کیا کیا اقدام قتل کے مقدمے میں ڈالنا چاہا + عزت ذلّت

پیش کئے گئے گورنمنٹ کو بدظن کرنے سے اس آگ کی بھٹی میں ڈالنا چاہا - اکثر زمانہ میں عزت امام کی عزت ایک شہر یا ملک میں تھی آج روئے زمین پر اسکی عزت ہے اگر اُسکو ذلت پہنچے (خدا نہ کرے) تو ہمارکر راستبازوں سے بڑھ کر پہنچے کیونکہ خدا تعالیٰ کی مشیت اور مصلحت نے اُسے دنیا کے لئے برگزیدہ کیا ہے - اس لئے میں کہتا ہوں کہ آگ کی بھٹی بھی اُس کیلئے قوم نے تیار کی تھی - مگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور نصرت کو دیکھو کسطرح ان آگ کے شعلوں میں بھی اُس کی آواز امام کی سکینت اور تسلیت کا موجب تھی کہ یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ یہاں بھی اپنا کرشمہ دکھا رہی تھی۔

پھر دیکھو بادشاہ وقت **قیصرہ ہند** کو بھی دین کی دعوت کی اور پھر دنیا کی تمام عظیم الشان طاقتوں کو کوئی ایسی بڑی طاقت نہیں رہی جسکو **دین اسلام** کیطرف دعوت نہ کی ہو - اور ایک کپ کپا دینے والا مباحثہ نہ کیا ہو - یہ اس شخص کا تکلف اور تصنع نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی ایسی رکھدی ہے یا یوں کہو کہ یہ ایک مشین تھی جسمیں خود اللہ تعالیٰ نے سٹیم بھر دی تھی - شہد کی مکھی کیطرح فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا وہ اضطراراً شہد بناتی ہے پس میں کہتا ہوں کہ شہد کی مکھی کیطرح مطیع و منقاد ہو کر یہ خدا کی راہ میں چلا ہے جیسے شہد کی مکھی پاخانہ نہیں بنا سکتی شہد بناتی ہے جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے اسی طرح اس کے کلام میں شفا کام میں شفا - حرکت و سکون میں شفا - کوئی کھوٹ چھل نہیں ہے - بس وہی قربانیاں ہیں جو ابراہیم کو دینی پڑی تھیں - یہ کیسا سچا ثبوت ہے اس رنگ میں سچا اُس رنگ میں سچا - یہ خدا کا فضل ہے - شیعوں کیطرح گروہ اب تک چیختے ہیں کہ خلافت بلا فصل علی کا حق تھا مگر خدا نے بلا فصل خلیفہ بنا کر ثابت کر دکھایا کہ کون حقدار تھا - اسی طرح پھر خدا نے اپنے فضل سے **مسیح موعود** بنا کر بتلا دیا کہ یہ کسکا حق تھا - آسمان نے گواہی دیدی کہ **کسوف و خسوف** رمضان میں کسی مدعی کے وقت نہ ہوا زمین میں طاعون نے اپنی سر سے نکال چکی ملائکہ نے مہر لگا دی کہ راستباز یہی ہے - خدا کی تائیدوں اور نصرتوں نے بتلا دیا کہ امام کون ہے؟ پس اب آؤ

[illegible] خدا تعالیٰ کی مہر اور ہمیں سب بھائیوں کو توفیق دے [illegible] امتیاز کا نمونہ بنیں اور اس قسم کی [illegible] دے تاکہ اس کے عہد کے وارث بنیں ایسا نہ ہو کہ ہم ظالمین میں سمجھے جائیں۔ آمین۔

الحکم کی خاص امداد

ہم نہایت شکر کے ساتھ عالیجناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس اعظم مالیر کوٹلہ کی اس گرانقدر اعانت کا اظہار کرتے ہیں جو انہوں نے ماہوار مستقل طور پر اخبار الحکم کے لئے بعض شرائط پر منظور فرمائی ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میرزا خدا بخش تحصیلدار مالیر کوٹلہ کی مہربانی کے بھی ہم مشکور ہیں جنہوں نے اس امداد میں تحریک فرمائی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید کرکے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اسی نہج پر ہمارے دوسرے احباب کو توجہ ہوگئی اور اس طور پر ایک مستقل امداد کے لئے باہمی تحریک ہوئی۔ تو الحکم کے استقلال اور استحکام کی ایک صورت نکل آئیگی۔ اور پھر ان نقائص کے دور ہونے کی بھی امید ہو سکتی ہے جو اس وقت اس کی ترتیب [illegible] وغیرہ امور کے متعلق ہیں کیونکہ جب مالی مشکلات کا سوال پیش آجاتا ہے [illegible] کرنے دھرنے نہیں بنتی بہرحال ہم نواب صاحب کی علو ہمتی پر ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔ (ایڈیٹر)

جزاہم اللہ احسن الجزاء

مندرجہ ذیل فہرست ان احباب کی ہے جنہوں نے افریقہ سے متعدد مرحضرت اقدس پر بطور امداد چندہ ارسال کیا جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ چندہ معرفت مخدوم ڈاکٹر رحمت علی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ممباسہ پہنچا ہے بغرض رسید فہرست ہذا شائع کی جاتی ہے

ایڈیٹر

نام برادر	رقم چندہ
خاکسار رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ	لعہ
سیٹھ احمد دین صاحب سوداگر	لعہ
برادر محمد افضل خانصاحب	عـ
برادر خواجہ احمد صاحب وارڈ سرونٹ	عہ
عمرالدین صاحب حجام	المعہ
عظیم شاہ صاحب باورچی	عہ
مصاحب خانصاحب کمپونڈر	عہ
الٰہی بخش صاحب وارڈ سرونٹ	ع
امیرخان صاحب چپراسی	عہ
خادم حسین صاحب سگنلر	عہ
مستری فقیر محمد صاحب	عہ
برادر امام دین صاحب باورچی	عہ
نادرخان صاحب سارجنٹ پولیس	عہ
جواہر صاحب زرگر	ع
محمد الدین صاحب قصاب	ع
عمرالدین ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ	عہ
غلام احمد صاحب کمپونڈر	عہ
محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار	عہ
شیخ نور احمد صاحب	ما

[illegible]

مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں

ابوعبید قاسم بن سلام کا حال

سلام ہرات کے ایک امیر کا رومی غلام تھا خداوند تعالیٰ نے فرزند غلام کو امام بنانا تھا ابوعبید قاسم نے ابوزید نصری۔ اصمعی۔ ابوعبیدہ ابن الاعرابی کسائی فراء وغیرہ جماعت کثیر سے جنکا علم و فضل مسلّم تھا مختلف علوم کا استفادہ کیا تھا۔ اور چھوٹی سی عمر میں ہی بڑے بڑے آئمہ کی ہمنشینی کا شرف حاصل کر لیا تھا۔ ۱۸ سال کی عمر تھی۔ جب شہر طرطوس کے قاضی مقرر کئے گئے چونکہ [illegible] مذہب کی [illegible] حدیث و فقہ اور قرآن کریم کے مشکل [illegible] غریب الحدیث میں سب سے پہلے جو کتاب لکھی گئی وہ انکی تصنیف تھی [illegible] انہوں نے عبداللہ بن طاہر کے سامنے پیش کی [illegible] ماہوار تنخواہ مقرر کردی اور [illegible] قدر معانی [illegible] ہیں [illegible] ابوعبید [illegible] کو [illegible] مسائل میں [illegible] مجھ کو نئی نکتہ [illegible] ملگیا۔ اور میں اس کی خوشی [illegible] سویا۔ لیکن اب بعض [illegible] پانچ مہینے [illegible] بلال بن علاء کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ [illegible] زمانہ میں پیدا کرکے جملہ اہل اسلام پر احسان فرمایا (۱) شافعی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] (۲) احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ [illegible] مصیبت [illegible] تو لوگ کافر ہوجاتے (۳) [illegible] نے حدیث نبوی سے کذب کو دور کیا (۴) ابوعبید قاسم بن سلام جنہوں نے غریب الحدیث کی تفسیر لکھی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو لوگ غلطی میں پڑ جاتے۔

ابوعبید کی اعلیٰ فضیلت اور حسن سیرت پر مشہور مشہور فاضلوں کے اقوال درج ذیل ہیں۔

(۱) قاضی احمد بن کامل کا قول ہے کہ ابوعبید نہایت دیندار فاضل ہے۔ اور ان کا علم ربانی ہے یہ علوم اسلامیہ کے مختلف اصناف مثل قراۃ و فقہ و عربیت و اخبار عرب وغیرہ پر حاوی ہیں۔ باایں ہمہ صحیح العقل اور حسن الرائے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کسی شخص نے بھی ان کے دین میں کوئی طعن نکالا ہو۔

(۲) ابراہیم حربی کا قول ہے کہ ابوعبید گویا ایک پہاڑ ہے جسمیں روح ڈالی گئی ہے (پہاڑ سے تشبیہ عظمت و وقار میں ہے) ان کی ہر ایک بات پسندیدہ ہے۔

(۳) اسحٰق بن راہویہ (امام اہل عراق) کا قول ہے کہ ابوعبید کا علم بہت وسیع اور ادب کثیر ہے اور [illegible]

(۴) ثعلب کا قول ہے کہ اگر ابوعبید بنی اسرائیل میں بھی ہوتے تو حیرت میں ڈالدینے والے ہوتے

ابو بکر بن دینار ی کہتے ہین کہ عبید نے رات کے تین حصے کر رکھے تھے - ثلث شب سوتے تھے - ثلث شب عبادت کرتے تھے ثلث شب تصنیفات مین۔

آخر عمر مین طرطوس سے بغداد تک سفر کیا - اور وہان سے حج کے لئے مکہ مکرمہ گئے - وہان سے مدینہ منورہ ان کا اپنا بیان ہے کہ جب مینے وہان سے سفر عراق کا ارادہ کیا تو رات کو خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان مین تشریف فرما ہین - اور حضور کے گرد و پیش حاجب کھڑے ہوئے ہین لوگ آتے ہین اور سلام عرض کرتے ہین اور مصافحہ سے مشرف ہوتے ہین مین بھی اندر جانے لگا مگر مجھکو حجاب نے روکدیا مینے دریافت کیا کہ تم مجھے کیون زیارت نبوی سے منع کرتے ہو انھون نے کہا بخدا تجھے اندر جانیکی اجازت نہ ملیگی اور تو شرف اسلام سے مشرف نہ ہوگا - کیونکہ تو کل کو عراق جانا چاہتا ہے مینے کہا اچھا مین عراق نہ جاؤن گا - کہا عہد کر - پھر انہون نے مجھے اندر جانے کی اجازت دیدی - مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام اور مصافحہ سے مشرف ہوا - جب صبح ہوئی تو یہی خواب بیان کرکے عزم سفر چھوڑ دیا کہتے ہین کہ اس سے تین یوم کے بعد انکا انتقال مدینہ منورہ مین ہی ہو گیا۔

۱۵۴ھ مین ہرات مین پیدا ہوئے اور محرم ۲۲۴ھ انتقال ہوا - تصنیفات مین سے کتاب المقصور والممدود اور کتاب المذکر و المؤنث - کتاب النسب - کتاب الاحداث کتاب ادب القاضی کتاب عدد آی القرآن کتاب الحیض کتاب الاموال نہایت مشہور ہین - ناظرین کو ان کی سیرت سے نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ قدیم مسلمانون کے نزدیک معیار شرافت صرف علم سمجھا جاتا تھا اور فرزند غلام کو امام تسلیم کر لیا جاتا تھا اور اب بھی ہماری ترقی کا آلہ صرف علم ہی ہو سکتا ہے۔

اب تھوڑی جلدین باقی ہین

جیسا کہ گذشتہ نمبرون سے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا - حضرت اقدس کی ایک **تقریر** اور **مسئلہ وحدت وجود** پر ایک تحفہ کے نام سے [illegible] اسکی صرف تھوڑی کاپیان

اب باقی ہین - احباب جسقدر جلدی مناسب سمجھیں منگوا لین قیمت ۴ر ہے

آئینہ حق نما جو پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کا ایک فوٹو ہے اسکی تو بہت ہی تھوڑی کاپیان باقی ہین اس کی قیمت بھی ۴ر ہے چند روز کے بعد پھر ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

دونو رسالے مینیجر الحکم سے طلب کرو۔

دار الامان کا ہفتہ

(۱) مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مع الخیر واپس تشریف لائے - ہمارے ناظرین انشاء اللہ پھر نئے نئے مضامین خطبہ وغیرہ کے ملاحظہ فرمادینگے

(۲) ۱۴ر اپریل ۱۹۰۱ء کو عید الضحی کی نماز حضرت مولوی نور الدین صاحب نے پڑہائی لاہور کپورتھلہ سیالکوٹ امرتسر ملتان مالیرکوٹلہ سیادہ بھیرہ راولپنڈی وغیرہ مقامات سے اکثر احباب علاوہ ان دوستون کے جو قادیان کے نواح مین ہین تشریف لائے ہوئے تھے خطبہ اور دوسرے ضروری کوائف کے ہمراہ اگر جدا گانہ نہ چھاپا گیا تو اخبار مین شائع ہوگا۔

(۳) حضرت اقدس بفضلہ تعالی مع کل خاندان کے خوش و خورم ہین اور "مسیح ہندوستان مین" کے نام سے ایک مبسوط کتاب مسیح علیہ السلام کی ہندوستانی زندگی - ہندوستان مین وفات اور ہند ہی مین دوبارہ آمد کے مطالب پر مشتمل لکھ رہے ہین اردو مین چھپنی شروع ہونیوالی ہے - اور انگریزی مین اسکا مسودہ شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر بمبئی ہوس لاہور ولایت لے جائین گے جو مئی کے آخر مین تشریف لیجائینگے اور وہان اس کی اشاعت کرینگے انشاء اللہ تعالی اس کتاب سے ولایت مین انقلاب عظیم پیدا ہوگا۔

(۴) دار الامان کے احباب خدا تعالی کے فضل سے ہر روز نئی برکت پاتے ہین اور اقدس قدسیہ حضرت مسیح موعود سے صبح و شام نئی حیات حاصل کرتے ہین۔

درس قرآن کریم کا حضرت اقدس ہر روز حسب معمول ہوتا ہے - آج کل پھر قرآن کریم کا نیا دور شروع ہوا ہے۔

۲۵ر اپریل کی شام کو حضرت اقدس نے اس مضمون پر کہ اولیاء اللہ کے انکار سے سلب ایمان کیونکر ہوتا ہے مختصر سی تقریر فرمائی جو دوسرے وقت پر انشاء اللہ تعالے شائع کی جاویگی۔

غزل جمالی

دن بھلے ہوتے تو کاہے کو جدائی ہوتی
وہ نہ آئے تھے اگر موت ہی آئی ہوتی

بخت ناساز سے ہوتا جو مقدر اچھا
میری قسمت مین مدینہ کی گدائی ہوتی

گر مدینہ کے پہاڑون مین کہین جا مرتا
اس سے بہتر تھا کہ جنت مین رسائی ہوتی

کیا کرون مانع ہجرت ہے یہ تنہا بار عیال
ورنہ در پر ترے دھونی ہی رمائی ہوتی

مرشد و راہنما خواجہ غلام احمد
آپ ہوتے نہ مری عقدہ کشائی ہوتی

ہم بھی اس شیخ جفاکیش سے رکھتے امید
کچھ تمنا جو کسو کی بھی بر آئی ہوتی

گر جمالی کے مقدر مین نہ ہوتا تھا وصال
خواب ہی مین کبھی صورت تو دکھائی ہوتی

اسلام کا خاصہ ہے کہ خدا پر بھروسہ ہو۔ مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہو۔ عیسائیون کو اسباب پر یقین نہین - کیونکہ انہون نے جسمانی خدا بنا لیا ہے۔ انسان کی بڑی خوشی جو زوال پذیر نہین ہوتی اور خطرات کیوقت اُسے سنبہال لیتی ہے وہ خدا پر بھروسہ ہے اور یہ صرف اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ خدا پر بھروسہ کرو - (از ملفوظات امام آخر الزمان ۲۰ اپریل ۱۹۰۱ء وقت عصر)

شفاخانہ یونانی حکیم شیخ نظام الدین امرتسر

اے مرے قدردان علم و ہنر — غور سے کیجئے ادھر بھی نظر — ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر
نہ ہے کوئی اولاد مضطر — اعنی ہے حق میں ہر بشر کے پسر — لعل و دُرِّ یتیم سے بڑھکر
جسپہ ہو فضل ایزد داور — کیوں نہ ہو دل اس سے بامراد اکثر

اظہار بشارت ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و عبارت اسناد بیشمار سے کماحقہ اطمینان کر سکتے ہیں اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیرخواہی عام اور راستبازی سے کام ہے مرد میدان بنکر آئیں شرطیہ دوا آزمائیں جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بنائیں۔

معیار صداقت بلاشرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے اور شرطیہ میں اقرارنامہ اسٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے جسکو اسپر بھی یقین نہ آوے وہ مچلکہ لکھوا سکے اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ و جرمانہ لو۔ صحت کے طالبو!!! اولاد کے آرزومندو!!! یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو۔ فضل خداداد کی منادی ہے۔ عام مبارکبادی ہے۔

اس خادم الاطبا کو ۲۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقرائے کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد فرزند نرینہ و حیات و ممات و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ اکثر اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر ع خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد!! بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ ادویہ تو وہی ہونگی۔ مگر نمبر اول کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دو چند سے دوائیں لیجائیں اور مراد دل پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی کا علاوہ خرچ دوا دیکر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید برآئے بندہ کا حق ہے ورنہ واپس لیجائیے (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دیکر اقرارنامہ آمدنی دو ماہ لکھدے بشرط پیدائش نرینہ میعاد معینہ ادا کرے ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے پاس برضامندی طرفین امانت رکھدیں۔ بشرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لیں (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چارماہ واجب الوصول ہو ورنہ ہرجانہ۔ جرمانہ حسب اقرار داہ قبول۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرادی۔ شرطیہ اقرارنامہ کے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کرلو۔ مراد پانے پر دینا کسکو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے گھر نہیں ہے برباد وہ شجر ہے کہ جسکا ثمر نہیں وہ گمنام وہ بشر ہے کہ جسکا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیجکر منگوائیے جن کو دوبارہ زندگی دوبارہ پائی اور جنکی دلی مراد بر آئی۔ اُن کی تحریریں لاحظہ فرمائیے تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا اور پرہیز ٹکٹ ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہیں۔

	نام مرض	[illegible]		نام مرض	[illegible]		نام مرض	[illegible]		نام مرض	[illegible]
۱	جن کے اولاد نہ ہو	عہ	۱۰	قولنج دردی -	عہ	۱۹	لقوہ	ع	۲۸	نل اترنا	عہ
۲	جنکے اولاد چھوٹی مرجاوے	عہ	۱۱	سوزاک -	عہ	۲۰	بھگندر	ع	۲۹	طول و عرض و عمق دواید	عہ
۳	جنکے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو	عہ	۱۲	سرعت	ع	۲۱	ناسور	ع	۳۰	خضاب سالانہ	ع
۴	جسکا حمل ۶-۷-۸ ماہ کا گرجاوے	عہ	۱۳	جریان	ع	۲۲	بواسیر خونی و بادی	عہ	۳۱	نزلہ و زکام	ع
۵	کمزوری	عہ	۱۴	غلط کاری -	عہ	۲۳	ادہرنگ	عہ	۳۲	تسہیل ولادت	ع
۶	مرگی	عہ	۱۵	گٹھیا -	عا	۲۴	ضیق النفس -	عہ	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب -	ع
۷	تپ دق	عہ	۱۶	سفیدی آنکھ	عہ	۲۵	پیچش	عہ	۳۴	بخار تپ و جڑی تھائیہ و روزانہ -	عہ
۸	ضعف باہ	عہ	۱۷	ضعف بصر	ع	۲۶	آتشک	عہ	۳۵	ضعف ہضم	عہ
۹	ضعف جگر	ع	۱۸	سبل	ع	۲۷	آتشک کل بدن	عہ	۳۶	سرسام	ع

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر ڈیوڑھے پوکے کے سامنے فقط

ممیری کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض [illegible] ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا ڈھلکا سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اسی سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ [illegible] روپیہ - ممیری کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ [illegible] تین روپیہ - خالص ممیرونی ماشہ [illegible] روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ [illegible] - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ممیری کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہیے -

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

[illegible] بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیری کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے [illegible] پانی کا جانا [illegible] ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن اور کمزوری نظر ناخنہ - باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر بنیادی شے نہیں [illegible] کیلیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے - اسلیے میں بلاشک و شبہ شہادت [illegible] مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیری کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

[illegible] بڑی خوشی سے ممیری کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ [illegible] سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے - اور پڑوال پڑتے تھے - آنکھیں عرصہ [illegible] سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انمیں سے [illegible] مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

[illegible] نے ممیری کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری آنکھیں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے راقم ڈاکٹر جلال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

[illegible] اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیری کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم [illegible] آنکھوں کی [illegible] بچنے کیلئے ممیری کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیری کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو الہ آباد بنک میں اسی مطلب کیلیے ۵ مارچ ۱۹۰۹ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع [illegible] ہا ئیڈ پروپرائٹر کیلیے [illegible] احمد [illegible] قادیان [illegible] چھاپا